سُوْرَةُ عَبَسَ

مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی بیالیس ۴۲ آیات اور ایک رکوع ہے

رکوع نمبر ۱ — آیات ۱ تا ۴۲ — عَمَّ ۳۰/۵

"HE FROWNED"
Revealed at Mecca

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. He frowned and turned away
2. Because the blind man came unto him.
3. What could inform thee but that he might grow (in grace)
4. Or, take heed and so the reminder might avail him?
5. As for him who thinketh himself independent,
6. Unto him thou payest regard.
7. Yet it is not thy concern if he grow not (in grace).
8. But as for him who cometh unto thee with earnest purpose
9. And hath fear,
10. From him thou art distracted!
11. Nay but verily it is an Admonishment,
12. So let whosoever will pay heed to it,
13. On honoured leaves
14. Exalted, purified,
15. (Set down) by scribes
16. Noble and righteous.
17. Man is (self-) destroyed: how ungrateful!
18. From what thing doth He create him?

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○
عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى ۝١	(محمد مصطفٰے) ترش رو ہوئے اور منہ پھیر بیٹھے ①
اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ۝٢	کہ ان کے پاس ایک نابینا آیا ②
وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى ۝٣	اور تم کو کیا خبر شاید وہ پاکیزگی حاصل کرتا ③
اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ۝٤	یا سوچتا تو سمجھانا اسے فائدہ دیتا ④
اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ۝٥	جو پروا نہیں کرتا ⑤
فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ۝٦	اس کی طرف تو تم توجہ کرتے ہو ⑥
وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ۝٧	حالانکہ اگر وہ نہ سنورے تو تم پر کچھ الزام نہیں ⑦
وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ۝٨	اور جو تمہارے پاس دوڑتا ہوا آیا ⑧
وَهُوَ يَخْشٰى ۝٩	اور (خدا سے) ڈرتا ہے ⑨
فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۝١٠	اس سے تم بے رخی کرتے ہو ⑩
كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۝١١	دیکھو یہ (قرآن) نصیحت ہے ⑪
فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۝١٢	پس جو چاہے اسے یاد رکھے ⑫
فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۝١٣	قابل ادب ورقوں میں (لکھا ہوا) ⑬
مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۝١٤	جو بلند مقام پر رکھے ہوئے (اور) پاک ہیں ⑭
بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ۝١٥	(ایسے) لکھنے والوں کے ہاتھوں میں ⑮
كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ ۝١٦	جو سردار (اور) نیکوکار ہیں ⑯
قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ۝١٧	انسان ہلاک ہو جائے کیسا ناشکرا ہے ⑰
مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ۝١٨	اسے (خدا نے) کس چیز سے بنایا؟ ⑱

مِنْ نُّطْفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ﴿۱۹﴾

نطفے سے بنایا پھر اس کا اندازہ مقرر کیا ﴿۱۹﴾

19. From a drop of seed. He createth him and proportioneth him,

ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ﴿۲۰﴾

پھر اس کے لئے رستہ آسان کر دیا ﴿۲۰﴾

20. Then maketh the way easy for him,

ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ﴿۲۱﴾

پھر اس کو موت دی پھر قبر میں دفن کرایا ﴿۲۱﴾

21. Then causeth him to die, and burieth him;

ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ؕ ﴿۲۲﴾

پھر جب چاہے گا اسے اٹھا کھڑا کرے گا ﴿۲۲﴾

22. Then, when He will, He bringeth him again to life.

كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ؕ ﴿۲۳﴾

کچھ شک نہیں کہ خدا نے اسے جو حکم دیا اس نے اس پر عمل نہ کیا ﴿۲۳﴾

23. Nay, but (man) hath not done what He commanded him.

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ﴿۲۴﴾

تو انسان کو چاہئے کہ اپنے کھانے کی طرف نظر کرے ﴿۲۴﴾

24. Let man consider his food:

اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ﴿۲۵﴾

بے شک ہم ہی نے پانی برسایا ﴿۲۵﴾

25. How We pour water in showers

ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ﴿۲۶﴾

پھر ہم ہی نے زمین کو چیر پھاڑا ﴿۲۶﴾

26. Then split the earth in clefts

فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ﴿۲۷﴾

پھر ہم ہی نے اس میں اناج اگایا ﴿۲۷﴾

27. And cause the grain to grow therein

وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ﴿۲۸﴾

اور انگور اور ترکاری ﴿۲۸﴾

28. And grapes and green fodder

وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ﴿۲۹﴾

اور زیتون اور کھجوریں ﴿۲۹﴾

29. And olive-trees and palm-trees

وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ﴿۳۰﴾

اور گھنے گھنے باغ ﴿۳۰﴾

30. And garden-closes of thick foliage

وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ﴿۳۱﴾

اور میوے اور چارا ﴿۳۱﴾

31. And fruits and grasses:

مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ؕ ﴿۳۲﴾

یہ سب کچھ تمہارے اور تمہارے چارپایوں کیلئے بنایا ﴿۳۲﴾

32. Provision for you and your cattle.

فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾

تو جب (قیامت کا) غل مچے گا ﴿۳۳﴾

33. But when the Shout cometh

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ﴿۳۴﴾

اس دن آدمی اپنے بھائی سے دور بھاگے گا ﴿۳۴﴾

34. On the day when a man fleeth from his brother

وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ﴿۳۵﴾

اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے ﴿۳۵﴾

35. And his mother and his father

وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ﴿۳۶﴾

اور اپنی بیوی اور اپنے بیٹے سے ﴿۳۶﴾

36. And his wife and his children,

لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ؕ ﴿۳۷﴾

ہر شخص اس روز ایک فکر میں ہوگا جو اسے اور فکر سے بیکار کر دے گا ﴿۳۷﴾

37. Every man that day will have concern enough to make him heedless (of others).

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿۳۸﴾

اور کتنے منہ اس روز چمک رہے ہوں گے ﴿۳۸﴾

38. On that day faces will be bright as dawn,

ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿۳۹﴾

خنداں و شاداں (یہ نیکوکار ہیں) ﴿۳۹﴾

39. Laughing, rejoicing at good news;

وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿۴۰﴾

اور کتنے منہ ہوں گے جن پر گرد پڑ رہی ہوگی ﴿۴۰﴾

40. And other faces, on that day, with dust upon them,

تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿۴۱﴾

اور سیاہی چڑھ رہی ہوگی ﴿۴۱﴾

41. Veiled in darkness,

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿۴۲﴾

یہ کفار بدکردار ہیں ﴿۴۲﴾

42. Those are the disbelievers, the wicked.

اسرار و معارف

چہرے پر ناگواری کے اثرات ظاہر ہوئے اور منہ پھیر لیا ہوا یوں کہ آپ ﷺ کے پاس مکہ کے چند

سردار بیٹھے تھے جنہیں آپ ﷺ سمجھا رہے تھے کہ حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آئے ان کی نظر نہ تھی انہوں نے کسی آیت کے بارے سوال کیا اور بار بار جواب پر اصرار کیا جو مناسب حال نہ تھا اس پر آپ ﷺ کے رُخِ انور پر ناگواری کے اثرات ظاہر ہوئے اور رُخ انور ان سے پھیر لیا کہ وہ تو دوسرے وقت بھی استفادہ کر سکتے تھے مجلس میں انہیں مخل نہ ہونا چاہیئے تھا۔

نفع یقینی پر موہوم کو ترجیح نہ دی جائے

اس پر اللہ نے فرمایا کہ آپ ﷺ کا یہ اجتہاد درست نہیں لہٰذا اصلاح فرما دی کہ ان کو نفع یقینی تھا جبکہ کفار کا فائدہ موہوم تھا محض امید تھی کہ یہ مخالفت چھوڑ کر ایمان لے آئیں لہٰذا یقینی کو موہوم پر ترجیح دی جائے اس لئے ارشاد ہوا کہ آنے والا معذور تھا کہ اس کی نظر نہ تھی مگر وہ سوال فائدہ حاصل کرنے کے لیے کر رہا تھا اب بھلا آپ ﷺ کو کیا خبر کہ وہ پاک ہو جاتا یا کم از کم اسے ذکر کثیر نصیب ہو جاتا۔

سالک کے دو حال

پہلا حال ابرار کا ہے کہ نفس کا تزکیہ نصیب ہو جائے اور دوسرا طالب کا کہ اسے ذکرِ کثیر نصیب ہو کر منزل کی طرف لے جانے کا سبب بن جائے تو دونوں میں ایک تو بہر حال یقینی تھا جبکہ دوسری طرف وہ لوگ تھے جو خود کو دین کا ضرورت مند ہی نہیں سمجھتے تھے۔

مسئلہ کفار کی دلجوئی کے لیے کوئی ایسا کام نہ کیا جائے جس سے مسلمانوں کی دل آزاری ہو اور آپؐ نے ان کی فکر فرمائی ہو حالانکہ اگر وہ اسلام قبول نہ کریں تو آپؐ کو کیا غرض آپ ﷺ تو اللہ کا پیغام پہنچا چکے لیکن جو شخص طلب خالص لے کر اور اللہ سے دلی محبت لے کر خدمت عالی میں حاضر ہوا اس سے بے رُخی اختیار نہ فرمائیے کہ یہ دین تو نصیحت ہے جو چاہے قبول کرے کہ اس میں اسی کا فائدہ ہے یہ تو بہت معزز صحف میں لکھی ہوئی باتیں ہیں جو بہت اعلیٰ مقامات پر عند اللہ رکھی ہیں جنہیں فرشتے انبیاء علیہم السّلام کے پاس لاتے ہیں اور بہت نیک اور پاک باز ہیں۔

مسئلہ یہ سب لفظ مطہرہ سے حاصل ہوتا ہے کہ جنابت والے آدمی، حیض یا نفاس والی عورت اور بے وضو کے لیے چھونا درست نہیں نیز قرآن کو کتابت کرنے والے صحابہ کرامؓ اور بعد میں آنے والے علماء کرام مراد ہیں گویا ان سب کو پاکباز ہونا چاہیئے جس کا راستہ ذکرِ کثیر ہے۔

آدمی نے تباہی مول لے لی آخر اس نے کفر کیوں اختیار کیا اگر معنوی حقائق کو سمجھنے کا اہل نہ تھا تو بھی مادی دلائل تو اس کے سامنے تھے۔ ذرا غور کرتا کہ اسے ایک نطفے سے بنایا مگر نطفے کی تخلیق میں کہاں کہاں سے مادے کو لاکر شامل کیا پھر ایک نطفے سے اسے کس قدر خوبصورت بنا کر بے شمار خوبیاں عطا کیں پھر اس کے لیے زندگی آسان کر دی اور پیدائش سے لے کر موت تک بے شمار نعمتوں سے اُسے نوازا پھر موت کی نعمت عطا کی کہ دارِ فانی میں اس کے اعضاء تو مضمحل ہونے لگے بدن طاقت کھو بیٹھا اب اگر قیامت تک موت نہ آتی تو اس کا کیا حال ہوتا لہٰذا موت کی نعمت عطا کی اور پھر جانوروں کی طرح تلف نہیں کیا بلکہ عزت کے ساتھ خاص لباس میں دفن کرنے کا طریقہ بتایا۔ مسئلہ : مردے کا دفن کرنا واجب ہے۔

اور پھر جب چاہے گا حشر برپا کر دے گا اور انسان کو پھر زندہ فرمائے گا۔

پھر اطاعت و عمل میں اسلامی نظام کی بات ہے،

لیکن ہوا یہ کہ جس انسان پر اس قدر رحمتیں فرمائیں اسی نے اللہ کے دیئے ہوئے نظامِ حیات پر عمل کرنے سے انکار کر دیا ذرا اپنے کھانے ہی کو دیکھ لے کہ ایک ایک بندے کا پیٹ بھرنے کے لیے کارگاہِ حیات کو اس نے کیسے سجایا ہے کہ بادلوں میں پانی بھر کر کہاں کہاں پہنچا کر برسائے اور زمین کا سینہ پھاڑ کر اناج، سبزیاں، انگور، زیتون، غذا بھی دوا بھی اور کھجوریں اور بے شمار اقسام کے پھل اور نہ صرف تمہارے لیے بلکہ تمہارے جانوروں کے چارے کے لیے سبزے کا کیا کیا اہتمام فرمایا یاد رکھو آخر ایک روز حشر قائم ہونے والا ہے جس کی چنگھاڑ دلوں کو پھاڑ دے گی اور جس اولاد اور دولت کے لیے انسان نے اللہ کی نافرمانی کی خود اس سے بھاگے گا بھائی سے ماں باپ سے اور بیوی بیٹوں سے ہر شئے سے بھاگ کر سب کچھ بھول کر صرف اپنی جان بچانے کی فکر میں ہوگا اسی روز ایسے لوگ بھی ہوں گے جن کے چہروں سے خوشیاں ٹپکتی ہوں گی اور ہنستے مسکراتے ہونگے اور وہ لوگ بھی جن کے چہرے گویا گرد آلود ہوں اور اس پر مزید سیاہی بڑھتی جا رہی ہوگی یہ لوگ کافر اور فاجر ہوں گے کفر سے مراد عقیدہ کی خرابی اور فجور سے مراد عملاً اسلام سے انحراف ہے۔